سُود کی مذمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: سُود کی مذمت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۲۶

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء

سُود کی مذمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

سُود کا لُغوی واصطلاحی معنی

سُود (interest) کو عربی زبان میں "رِبا" کہتے ہیں، جس کا لُغوی معنی "زیادتی، اِضافہ اور پروان چڑھنے" کے ہیں[1]، جبکہ اصطلاحِ شریعت میں سُود سے مُراد "ایسا مشروط قرضہ جس میں معیاد اور قرضدار کو زیادہ مال لَوٹانا مقرّر ہو، وہ سُود ہے"[2]۔

چَودہویں صدی ہجری کے عظیم فقیہ ومجدِّدو مفسر، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ (ت ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) سُود کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وہ زیادَت (اِضافہ) کہ عِوض (بدلے) سے خالی ہو، اور معاہدہ میں اس کا اِستحقاق (دینا لازم) قرار پایا ہو سُود ہے، مثلاً سو ۱۰۰ روپے قرض دیے اور یہ ٹھہرالیا

---

(۱) انظر: "التعريفات" باب الراء، الربا، صـ۹۳. "أنيس الفقهاء في تعريفات الألفاظ المتداولة بين الفقهاء" كتاب البيوع، باب الربا، صـ۷۷.

(۲) "أحكام القرآن" للجصّاص، پ۳، البقرة، تحت الآية: ۲۷۹، باب البيع، ۲/ ۱۸۹.

کہ (ایک) پیسہ اُوپر سو لے گا، تو یہ (ایک) پیسہ عوضِ شرعی سے خالی ہے (جو کہ سُود ہے)، لٰہذا سُود حرام ہے"[1]۔

سُود کیا ہے؟

سُود کیا ہے؟ اس بارے میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: «كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفعَةً فَهُوَ رِباً»[2] "ہر وہ قرض جس پر نفع لیا جائے وہ سُود ہے"۔

سُود کا حکمِ شرعی

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی (ت ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) سُود کا حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "رِبا یعنی سُود حرامِ قطعی ہے، اس کی حرمت کا منکِر کافر ہے، اور حرام سمجھ کر جو اس کا مرتکب ہے، فاسق مَردودُ الشہادۃ ہے (یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی)، عقدِ معاوَضہ (باہمی لین دَین) میں جب دونوں طرف مال ہو، اور ایک طرف (کسی چیز کی) زیادتی (اِضافہ) ہو، کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو، یہ سُود ہے"[3]۔

سُود کی حُرمت

قرآنِ حکیم میں سُود کی حُرمت واضح طَور پر بیان ہوئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[4] "اے ایمان والو! سُود دُونا دُون (زیادہ) نہ کھاؤ، اور اس امید پر اللہ سے ڈرو کہ تمھیں کامیابی ملے"۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب البیوع، باب الربا، سُود کی تعریف، ۱۲/۵۷۸۔

(۲) انظر: "مسند الحارث" كتاب البيوع، باب فِي القَرضِ يَجرُّ المنفعة، ر: ٤٣٧، ١/ ٥٠٠.

(۳) "بہارِ شریعت" حصہ ۱۱، سُود کا بیان، مسائل فقہیہ، ۲/۷۶۸، ۷۶۹۔

(٤) پ ٤، آل عمران: ١٣٠.

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم مسلمان ہو تو جو سُود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو!"۔ یعنی سُود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابقہ مطالبہ (یعنی باقی ماندہ سُود) بھی ترک کرنا ضروری ہے، اور پہلے سے مقرّر کیا ہوا سُود بھی اَب لینا جائز نہیں۔

سُودی لین دَین اللہ ورسول سے بغاوَت ہے

سُود کی حُرمت کے واضح اَحکام کے باوُجود سُودی لین دَین سے باز نہ آنا، اللہ ورسول سے بغاوَت اور جنگ کے مترادِف ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾[2] "پھر اگر ایسا (کہ سُودی لین دَین ترک) نہ کرو، تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا یقین کرلو، اور اگر تم تَوبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو!"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) "تفسیرِ نعیمی" میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں کہ "علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: دو ۲ جُرموں کے سِوا کسی گناہ پر ربّ تعالی کی طرف سے اعلانِ جنگ نہیں دیا گیا، وہ دو ۲ جُرم یہ ہیں: (۱) سُود لینا (۲) اور اَولیاء اللہ سے عداوَت رکھنا[3]۔

"تفسیر نور العرفان" میں مزید یہ بھی فرمایا کہ "سُود لینا، سُود دینے سے زیادہ سخت جُرم ہے؛ کہ سُود دینے والے کو اعلانِ جنگ نہیں دیا گیا، وہ جو حدیث میں ہے کہ دونوں

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲۷۸.
(۲) پ۳، البقرة: ۲۷۹.
(۳) "تفسیرِ نعیمی" پ۳، البقرة، زیرِ آیت: ۲۷۹، ۳/۱۶۵۔

برابر ہیں، وہاں اصل گناہ میں برابری مُراد ہے"[۱]۔

سُود خور جہنمی ہیں

سُود خور جہنمی ہیں اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[۲] "وہ لوگ جو سُود کھاتے ہیں، قیامت کے دن ایسے کھڑے ہوں گے، جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چُھو کر مخبوط (پاگل) بنادیا ہو! یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا: بیع (تجارت) بھی تو سُود ہی کی مانند ہے، اور اللہ تعالی نے بیع کو حلال کیا اور سُود حرام کیا! تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ (سُود سے) باز رہا، تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا، اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے! اور جو اَب ایسی حرکت کرے گا وہ دوزخی ہے، وہ اس میں مدّتوں رہیں گے"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی (ت ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں سُود کی حرمت اور سُود خوروں کی شامت کا بیان ہے۔ سُود کو حرام فرمانے میں بہت سی حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ (۱) سُود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ مُعاوَضہَ مالیہ (Financial Compensation) میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل وعِوض کے لینا ہے، یہ صریح ناانصافی ہے۔ (۲) سُود کا رَواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے؛ کہ سُود خور کو بے محنت مال کا حاصل ہونا، تجارتوں

---

(۱) دیکھیے: "تفسیر نور العرفان" پ ۳، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۷۹، صـ۷۴۔
(۲) پ ۳، البقرۃ: ۲۷۵.

کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے، اور تجارتوں کی کمی انسانی مُعاشرت کو ضَرر پہنچاتی ہے۔ (۳) سُود کے رَواج سے باہمی مودَّت (محبت) کے سُلوک کو نقصان پہنچتا ہے؛ کہ جب آدمی سُود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حَسن سے اِمداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ (۴) سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے، اور سُود خور اپنے مدیون (مقروض) کی تباہی وبربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی سُود میں اَور بڑے بڑے نقصان ہیں، اور شریعت کی سُود سے ممانعت عینِ حکمت ہے!"[1]۔

اللہ تعالی سُودی مال کو ہلاک کرتا ہے

اللہ جَلَّ جَلالُہٗ سُودی مال کو ہلاک کرتا ہے، اور صدقہ وخیرات میں برکت دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ﴾[2] "اللہ تعالی سُود کو ہلاک کرتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کو کوئی ناشکرا بڑا گنہگار پسند نہیں آتا" کہ اللہ تعالی اسے برکتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

قاضی ابو القاسم مُہلَّب بن احمد تمیمی رحمہ اللہ تعالی (ت ۴۳۵ھ/۱۰۴۳ء) فرماتے ہیں کہ "بعض علماء سے سوال ہوا اس آیت: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ کے معنی کے بارے میں، کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سُودی کاروبار کرنے والے کا مال بڑھتا رہتا ہے، اور صدقہ دینے والے کا مال کم ہوتا رہتا ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "وہ صدَقات کو بڑھاتا ہے" یعنی صدقہ دینے والا قیامت کے دن دیکھے گا کہ اُس کا صدقہ اُحُد پہاڑ کے برابر ہو گیا ہے، اور سُودی کاروبار کرنے والا بروزِ

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۷۵، ص۹۶۔

(۲) پ۳، البقرة: ۲۷٦.

قیامت اپنے صدقہ اور صلہ رحمی (رشتہ داروں کو بطور حُسنِ سُلوک) میں دی جانی والی رقم کو مٹا ہوا دیکھے گا، اور اس میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا، جبکہ سُود خوری کا گناہ اس کے ذِمّہ باقی ہو گا"[1] جس کی یہ سزا پائے گا!۔

علّامہ ابن بَطّال رحمۃ اللہ (ت ۴۴۹ھ/۱۰۵۷ء) تحریر فرماتے ہیں کہ "سُودی کاروبار کرنے والا دنیا وآخرت دونوں جہاں میں اپنے مال کو مِٹا ہوا دیکھے گا"[2] یعنی (مالی صورت میں کی گئی) اس کی کوئی ایک نیکی بھی اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھی جائے گی"[3]۔

زمانۂ جاہلیت کے سُودی لین دَین کا خاتمہ

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نہ صرف سُود کی مذمت بیان فرمائی، اسے انتہائی سنگین جُرم قرار دیا، بلکہ اس کے خاتمہ کے لیے اپنے خاندان کے افراد سے ابتداء فرمائی۔ حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "ہمیں بتایا گیا کہ نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن خطبہ میں ارشاد فرمایا: «ألا إنّ رِبا الجاهليّةِ موضوعٌ كلّه، وأوَّل رِبا أبتدئُ به رِبا العبّاس بن عبد المطّلبِ»"[4] "سُن لو! کہ زمانۂ جاہلیت کا سارا سُود ختم کر دیا گیا، اور سب سے پہلا سُود جسے میں ختم کرتا ہوں وہ (میرے چچا) عبّاس بن عبد المطلب کا سُود ہے" یعنی انہیں جن سے سُود کی رقم لینی باقی تھی وہ میں نے ختم کر دی!۔

سُود لینا اور دینا ایک ہی عمل کے دو پہلو ہیں

کچھ لوگ سُود لینے اور دینے میں فرق کرتے ہیں، لیکن سُود لینا اور دینا ایک ہی عمل کے دو ۲ پہلو ہیں۔ کسی کے لیے سُود لینا اسی وقت ممکن ہے، جب کوئی دوسرا

---

(١) انظر: "شرح صحيح البخاري" لابن بَطَّال، كتاب البيوع، باب: ﴿يمحق الله الربا ويربى الصدقات﴾ ٦/ ٢٢٠، ٢٢١.

(٢) المرجع نفسه، صـ٢٢١.

(٣) دیکھیے: "نعمۃ الباری" کتاب البیوع، باب: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ ٤/ ٦٢٧.

(٤) "تفسير الطَبَري" پ٣، سورة البقرة، تحت الآية: ٢٧٩، ر: ٤٩١١، ٣/ ١٤٩.

اسے سُود دے گا۔ یہ دو ۲ فریقوں کے درمیان ایک ایسا نظام ہے جسے چلانے، قائم رکھنے اور فروغ واستحکام دینے میں اکثر دونوں شریکِ جُرم ہوتے ہیں۔

سُودی خوری ایک مہلِک گناہ ہے

سُود خوری ایک مہلِک اور کبیرہ گناہ ہے، حدیثِ پاک میں اس سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «اجْتَنِبُوا السَّبعَ المُوبِقَات» "سات ۷ مہلِک گناہوں سے بچو!" عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: «(۱) الشِّركُ بِالله (۲) وَالسِّحْرُ (۳) وَقَتلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالحَقِّ (٤) وَأَكلُ مَالِ اليَتِيمِ (٥) وَأَكلُ الرِّبَا (٦) وَالتَّوَلِّي يومَ الزَّحْفِ (٧) وَقَذْفُ المُحصِنَاتِ الغَافِلَاتِ المُؤمِنَاتِ»[1] "(۱) اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (۲) جادُو (۳) ناحق کسی جان کو قتل کرنا (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) سُود کھانا (۶) جہاد سے بھاگنا (۷) اور پاکدامن، بے خبر مومن خواتین پر بدکاری کی تہمت لگانا"۔

سُودی لین دَین میں شریک سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں

سُودی لین دَین میں شریک سب لوگ اس گناہ میں شریک ہیں، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «لَعَنَ رَسُولُ الله ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ» "رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سُود کھانے والے پر، سُود دینے والے پر، سُودی دستاویز لکھنے والے پر، اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی" اور فرمایا: «هُمْ سَوَاءٌ»[2] "یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں"۔ لہذا سُود

---

(۱) انظر: "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب الكبائر وأكبرها، ر: ١٤٥، الجزء ١، صـ٦٤.

(۲) المرجع نفسه، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا ومؤكِله، ر: ١٠٦، الجزء ١، صـ٥٠.

لینا دینا دونوں کبیرہ گناہ ہیں، چاہے یہ کسی بینک (Bank) سے لیا جائے، یا کسی عام شخص سے، بہر صورت حرام اور شدید گناہ ہے۔ اسی طرح سُودی لین دَین کا گواہ بننا، یا ضمانت دینا، یا اس کا مُعاہدہ (Agreement) لکھنا بھی حرام اور گناہ ہے۔

سُود خوری اپنی ماں سے بدکاری کے مترادِف ہے

سُود کھانا اپنی ماں سے زِنا وبدکاری کے مترادِف ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «الرِّبَا سَبْعُونَ حُوباً، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ»[1] "سُود خوری کے ستر ۷۰ حصے ہیں، ان میں کم تر یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے!"۔

سُود کا ایک درہم کھانا، چھتیس بار زِنا سے زیادہ شدید جُرم ہے

سُود کا ایک درہم کھانا، چھتیس ۳۶ بار زِنا سے زیادہ شدید جُرم ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن حنظلہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «دِرْهَمُ رِباً يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زنيَةً»[2] "سُود کا ایک درہم جسے آدمی جان بُوجھ کر کھائے، چھتیس ۳۶ بار زِنا سے بڑھ کر سنگین جُرم ہے"۔

سُود خوروں کے لیے دردناک سزا

بروزِ قیامت سُود خوروں کا انجام عبرتناک ہوگا، اور جہنم میں انہیں دردناک سزا دی جائے گی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ؟

---

(١) انظر: "سنن ابن ماجه" أبواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ر: ٢٣٨٢، ٢/ ٦٠٥.

(٢) انظر: "سنن الدارقُطني" كتاب البُيوع، ر: ٢٨١٩، ٣/ ١٩.

قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا»[1] "شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا، جن کے پیٹ گھر کی مانند (بڑے بڑے) تھے، ان پیٹوں میں سانپ تھے جو باہر سے دکھائی دیتے تھے، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سُود خور ہیں"۔

پاگل پَن کے مرض میں اضافہ کا سبب

سُود خوری پاگل پن کے مرض میں پھیلاؤ کا سبب ہے، حضور نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مَا ظهرَ فِي قوم الرِّبَا إِلَّا ظهر فيهم الْجُنُون!»[2] "جس قوم میں سُود پھیلتا ہے، وہاں پاگل پن (بھی) بڑھتا ہے"۔

سُودی لین دَین عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادِف ہے

سُودی لین دَین کرنا گویا عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ الله!»[3] "جب کسی جگہ زِنا اور سُود عام ہو جائے، تو وہاں کے لوگوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو دعوت دے دی!"۔

سُود خوری دنیا میں ہی ہلاکت کا باعث ہے

سُود خوری دنیا میں بھی ہلاکت اور عذابِ الٰہی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِذا ظهر الزِّنَا والرِبا فِي قَرْيَة، أذن الله بهلاكها!»[4] "جب کسی بستی میں زِنا اور سُود پھیل جائے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بستی کو ہلاک کرنے کا حکم دیتا ہے!"۔

---

(١) انظر: "سنن ابن ماجه" أبواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ر: ٢٣٨٠، ٢/ ٦٠٤.

(٢) انظر: "الكبائر" للذَهبي، الكبيرة الثانية عشرة: الربا، صـ٦٣.

(٣) انظر: "مُستدرَك الحاكم" كتاب البيوع، ر: ٢٢٦١، ٣/ ٨٥٥.

(٤) انظر: "الكبائر" للذَهبي، الكبيرة الثانية عشرة: الربا، صـ٦٣.

بروزِ حشر سُود خور کی حالتِ زار

سُود کھانے والا بروزِ حشر دیوانہ (پاگل) بنا کر اٹھایا جائے گا، حضرت سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «إن آكل الرِّبا يُبْعث يوم القِيامة مجنُوناً»[1] "سُود کھانے والا بروزِ حشر دیوانہ (پاگل) بنا کر اٹھایا جائے گا"۔

سُود خور کو خون کے دریا میں سزا دی جائے گی

سُود خوری لوگوں کا خون چُوسنے کے مترادِف ہے، اور ایسے شخص کو خون کے دریا میں ہی سزا دی جائے گی، حضرت سیّدنا سمرہ بن جُندُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتيَانِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ، رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ مِنَ الحِجَارَةِ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ، رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَا»[2].

"میں نے آج رات دیکھا کہ دو ۲ شخص مجھے ارضِ مقدّس (بيت المقدس) لے گئے، پھر ہم (مزید) آگے چلے اور خون کے ایک دریا پر پہنچے، جس میں ایک شخص دریا کے وسط میں کھڑا ہوا تھا، اور دوسرا شخص دریا کے کنارے پر، اور اُس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے، دریا میں موجود شخص جب بھی باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے

---

(١) المرجع نفسه، صـ٦٢.

(٢) انظر: "صحيح البخاري" كتاب البيوع، باب آكل الربا وشاهده وكاتبه، ر: ٢٠٨٥، صـ٦٠٠، ٦٠١.

پر موجود شخص اُس کے منہ پر پتھر مار کر واپس اُسی جگہ لَوٹا دیتا، اس طرح (بار بار) ہوتا رہا، کہ جب بھی دریا میں موجود شخص کنارے پر آنے کا ارادہ کرتا، تو دوسرا شخص اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے واپس لَوٹا دیتا، میں نے پوچھا: "یہ کیا ماجرا ہے" جواب ملا کہ جس شخص کو آپ نے دریا میں دیکھا وہ سُود خور ہے"۔

سُود کی آمیزش سے مال بالآخر کم ہوتا ہے

سُود کی آمیزش سے مال بظاہر زیادہ ہو جاتا ہے، لیکن حرام کی نُحوست اور بے برکتی کے باعث بالآخر مال کم یا ضائع ہو جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا، إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أمرِهِ إِلَى قِلَّةٍ»[1] "جو کوئی سُود کے ذریعے مال میں اِضافہ کرے گا، بالآخر (ایک نہ ایک دن) اس کا مال کم ہو گا"۔

ہر شخص سُود کی لپیٹ میں آئے گا

ہر شخص سُود کی لپیٹ میں آئے گا، اور کسی نہ کسی طرح اس میں ملوّث ہو گا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ، إِلَّا آكِلُ الرِّبَا، فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ»[2] "لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سُود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا، اور اگر سُود نہ بھی کھائے گا تو (کم از کم) اس کا غُبار (کچھ نہ کچھ اثر ضرور) پہنچے گا"۔

مثلاً کسی سُودی لین دَین میں بطور گواہ اپنا کردار ادا کرے گا، یا اُس کی دستاویز لکھے گا، یا سُودی لین دَین کرنے والے کی طرف رہنمائی کرے گا، یا اُس کا دیا ہوا تحفہ

---

(١) انظر: "سنن ابن ماجه" أبواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ر: ٢٣٨٦، ٢/ ٦٠٥، ٦٠٦.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٢٣٨٥، ٢/ ٦٠٥.

قبول کرے گا، یا اُس کے ہاں دعوت وغیرہ کھائے گا![1]۔

سُود کے شُبہ سے بھی بچنے کا حکم ہے

سُود ایک مسلمان کی دنیا وآخرت کے لیے کس قدر نقصان دہ ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے کہ سُود تو رہا ایک طرف، اس کے شُبہ سے بھی بچنے کا حکم ہے، حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ»[2] "سُود کو چھوڑ دو، اور جس میں سُود کا شُبہ ہو اُسے بھی چھوڑ دو"۔

سُود خور کے ساتھ میل جول ناجائز ہے

سُود خور کے ساتھ میل جول ناجائز ہے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "سُود خور جو علانیہ سُود کھائے اور تَوبہ نہ کرے، باز نہ آئے، اس کے ساتھ میل جول نہ چاہیے، اسے شادی وغیرہ میں نہ بلایا جائے، قال اللہ تعالی: ﴿وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾[3] "اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے، تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ!""[4]۔

بطور سُود لیے ہوئے مال کا حکم

سُود خور پر لازم ہے کہ اپنے اس حرام فعل سے تَوبہ کرے، اور جس سے جتنا مال بطور سُود لیا، اُتنا اُسے واپس کرے؛ کہ سود میں لیے ہوئے مال کا تعلق حقوق العباد سے ہے، لہذا یہ محض تَوبہ سے مُعاف نہیں ہوگا۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" حصہ ۱۱، سود کا بیان، ۲/۷۶۷، ملخصاً۔

(۲) انظر: "سنن ابن ماجه" أبواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ر: ۲۳۸۳، ۲/ ٦٠٥.

(۳) پ۷، الأنعام: ٦٨.

(۴) "فتاوی رضویہ" کتاب البیوع، باب الربا، سود خور کہ اعلانیہ سود کھائے...الخ، ۱۲/۶۱۹۔

فرماتے ہیں کہ "سود میں جو مال ملتا ہے وہ سُود خور کے قبضہ میں آکر اگرچہ اس کی ملک ہو جاتا ہے، مگر وہ ملکِ خبیث (Objectionable Ownership) ہوتی ہے، اس پر فرض ہوتا ہے کہ ناپاک مال جن جن سے لیا ہے انہیں واپس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے، وہ بھی نہ ملیں تو تصدُق (صدقہ) کر دے، بہر حال اپنے حوائج (ضروریات) میں اسے خرچ کرنا حرام ہوتا ہے، اگر اپنے خرچ میں لائے گا تو وہ اَب بھی سُود کھا رہا ہے اور اس کی تَوبہ جھوٹی ہے!"[1]۔

سُودی لین دَین کی مروّجہ چند صورتیں

موجودہ دَور میں سُودی لین دَین متعدّد صورتوں میں ہو رہا ہے، جن میں سے چند معروف صورتیں حسبِ ذیل ہیں:

سیونگ اکاؤنٹ

(۱) سُودی لین دَین کی ایک جدید صورت "سیونگ اکاؤنٹ" (Savings Account) ہے، بینک اپنے اکاؤنٹ ہولڈر (Account Holder) کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ اگر آپ اپنے سیونگ اکاؤنٹ میں بینک پالیسی (Bank Policy) کے مطابق ایک مخصوص رقم جمع رکھیں گے، تو بینک ہر ماہ آپ کو ایک مخصوص تناسُب (Specific Percentage) سے اتنا نفع دینے کا پابند ہوگا، نفع (Profit) کے نام پر ملنے والی یہ رقم خالصۃً سود (Interest) ہے، اس کا لینا دینا ہرگز جائز نہیں؛ کیونکہ کسی بھی بینک اکاؤنٹ (Bank Account) میں موجود بیلنس (Balance) کی شرعی حیثیت قرض کی ہے، اور قرض پر کسی قسم کا نفع لینا ہرگز جائز نہیں!!۔

---

(۱) ایضاً، سُود ملکِ خبیث ہے، ص۶۱۸۔

کریڈٹ کارڈ

(۲) سُودی لین دَین کی ایک جدید شکل کریڈٹ کارڈ (Credit Card) بھی ہے۔ کریڈٹ کارڈ لینے والا شخص متعلقہ بینک کے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہے، کہ اگر مقرّرہ مدّت میں بطور کریڈٹ (Credit) استعمال کی گئی رقم واپس نہ کر سکا، تو ایک مخصوص شرحِ فیصد کے حساب جُرمانہ (کے نام پر سُود) ادا کروں گا۔ لہذا اس طرح کا سُودی معاہدہ کرنا اور کریڈٹ کارڈ بنوانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے؛ کہ اس میں کم از کم سُود ادا کرنے پر رضامندی پائی جاتی ہے۔

پریمئیم پرائز بانڈ

(۳) پریمئیم پرائز بانڈ (Premium Prize Bond) بھی سُودی لین دَین پر مشتمل ہے، اس بانڈ (Bond) پر ہر چھ ٦ ماہ بعد نفع، اور ہر تین ۳ ماہ بعد بذریعۂ قرعہ اندازی، بنام انعام ملنے والا نفع، دونوں ہی خالصۃً سُود ہیں۔ اس بانڈ کے گم، یا چوری ہو جانے پر نقصان کا کوئی خطرہ نہیں؛ کیونکہ یہ خود مال نہیں، بلکہ بینک میں جمع شدہ مال کی رسید ہے، لہذا اگر کسی وجہ سے یہ رسید ضائع ہو جائے تو اصل مالک بینک سے متبادِل رسید حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ عام انعامی بانڈز (Prize Bonds) پر بذریعۂ قرعہ اندازی ملنے والا انعام لینا جائز ہے، یہ بانڈز (Bonds) قابلِ نفع مال ہوتے ہیں، جن کے گم یا چوری ہو جانے پر مالک کو نقصان ہوتا ہے۔

پی ایل ایس اکاؤنٹ

(۴) پی ایل ایس (P.L.S) اکاؤنٹ بھی سُودی لین دَین کی جدید شکل ہے؛ کیونکہ اس اکاؤنٹ (Account) میں موجود بیلنس (Balance) پر بھی نفع کے نام پر سُود کا لین دَین ہوتا ہے۔

صنعتی اور زرعی قرضہ جات

(۵) صنعت وزراعت کے فروغ کے لیے کاروباری شخصیات اور کسان حضرات بینکوں سے قرضے لیتے ہیں، اور پھر مشروط اِضافی رقم کے ساتھ واپس لَوٹاتے ہیں، لہٰذا اصل قرض سے زائد دی جانے والی رقم سُود ہے، اور اس کا باہم لین دَین حرام وگناہ ہے۔

بینک سے لیے گئے قرض پر اِضافی رقم دینا

(۶) بلاضرورتِ شرعی بینک (Bank) یا کسی بھی فرد سے لیے گئے قرض پر جو اِضافی رقم لَوٹائی جاتی ہے، وہ بھی خالصتاً سُود ہے، اور اس کا لینا دینا شرعی طَور پر حرام اور سخت گناہ ہے۔

قسطوں پر اشیاء کی خرید وفروخت

(۷) مُروّجہ سُودی لین دَین کی ایک شکل قسطوں (Installments) پر اشیاء کی خرید وفروخت بھی ہے۔ قسطوں پر اشیاء کی خرید وفروخت بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز و حرام ہے۔ اگر ایک ہزار کی چیز کو اِنسٹالمنٹ (Installments) پر پندرہ سو ۱۵۰۰ روپے میں بیچا، اور اس رقم کو مختلف قسطوں پر تقسیم کر دیا، تو ایسا کرنا جائز اور دُرست ہے۔ لیکن طے شدہ قسط کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب اگر اضافی رقم کا مطالبہ کیا، تو اَب یہ اضافی رقم سُود ہے حرام ہے گناہ ہے۔

کیپٹل اِزم

(۸) دنیا میں رائج موجودہ مُعاشی نظام کو انگریزی اِصطلاح میں کیپٹل اِزم (Capitalism) کہتے ہیں۔ اس مُعاشی نظام کی بنیاد بھی قرض اور سُودی لین دَین پر ہے۔

عالَمی مالیاتی اداروں کے ذریعے قرضوں کی فراہمی

(۹) آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (World Bank) کے پلیٹ فارم سے، ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کو قرضوں کی فراہمی بھی، سُودی لین دَین کی ہی ایک شکل ہے۔ جو ممالک اپنی مُعاشی بدحالی کے باعث ان عالَمی مالیاتی اداروں سے قرض لیتے ہیں، بدلے میں یہ ادارے اُن سے بھاری شرح سُود وُصول کرتے ہیں، اور اگر مقروض ممالک بَروقت قرض ادا کرنے میں ناکام رہیں، تو پھر یہ ادارے اُن کے داخلی مُعاملات پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں، اُن کے حکمرانوں کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے، کہ اپنے ملکی اَثاثوں اور اداروں کی نجکاری (Privatization) کریں، پھر جب کوئی حکومت ایسا کرتی ہے تو مغربی سرمایہ کار اُس ملک کے اہم اَثاثوں اور اداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ خرید کر، اُن کے وسائل پر قابض ہوجاتے ہیں!!

صرف یہی نہیں بلکہ یہ مالیاتی ادارے اور انہیں چلانے والی طاغوتی قوّتیں، مقروض ممالک کی پالیسیوں پر بھی اثرانداز ہوتی ہیں، انہیں اپنے عوام پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس (Tax) لگانے، فحاشی اور بےحیائی عام کرنے، اور مغربی کلچر (Western Culture) کو رائج کرنے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے!!

بحیثیت قوم ہم مسلمانوں کو اس بات پر ضرور غَور وفکر کرنا چاہیے، کہ عالَمِ اسلام کو آج جتنے بھی چیلنجز (Challenges) درپیش ہیں، کیا ان سب کے پیچھے ایک بڑی وجہ سُودی مُعاملات نہیں؟ ہماری مُعاشی پسماندگی، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، شرح خواندگی (Literacy Rate) میں کمی، فکر وشُعور کا فقدان، جرائم اور بیماریوں میں اِضافہ، غیر تسلّی بخش طبّی سُہولیات، بڑھتے ہوئے غیر ملکی قرضے، اور اسلامی ممالک میں باہم اتحاد واتفاق کا فقدان، یہ سب وہ مسائل ہیں جو

سُودی معاملات کی نُحوست کے باعث، بطورِ عذاب ہمارے گلے پڑے ہوئے ہیں!!
طاغوتی قوّتوں (Aggressive Forces) نے ان سُودی قرضوں کے ذریعے ہمیں ہر طرف سے جکڑا ہوا ہے! ہم آزاد ملک میں رہتے ہوئے بھی اپنے فیصلے کرنے کے مُجاز نہیں، ہم کس ملک سے تجارتی معاہدہ کرسکتے ہیں اور کس سے نہیں؟ اس بات کا اختیار بھی ہمارے حکمرانوں کے بجائے ہمیں سُودی قرض دینے والی طاغوتی قوّتوں کے پاس ہے! لہٰذا ہمیں ہر قسم کے سُودی مُعاملات سے بچنا ہوگا!!

آپ خود ہی سوچیں کہ اگر ہمارے حکمرانوں نے سُودی قرضے نہ لیے ہوتے، تو کیا ہم معاشی طَور پر اتنے پسماندہ ہوتے؟ کیا ہمارے ہاں اتنی بے روزگاری ہوتی؟ یقیناً ہرگز نہیں، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آج تک جو کروڑوں اربوں روپے ہم سُود کے طَور پر آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (World Bank) کو ادا کرچکے ہیں، وہ رقم ہمارے مُلک کی تعمیر وترقی میں استعمال ہوتی، روزگار کے مَواقع پیدا ہوتے، کالج (Colleges)، یونیورسٹیاں (Universities) اور ہسپتال (Hospitals) بنتے، تعلیم عام ہوتی، عقل وشُعور میں اِضافہ ہوتا، ہمارے ملک کے نَوجوان ڈاکٹر (Doctor)، انجینئر (Engineer)، اور سائنسدان (Scientist) بنتے، ملکی سطح پر اَدویات تیار کرتے، اور نت نئی اِیجادات (Inventions) کرتے، جنہیں برآمد (Export) کر کے زرِ مُبادلہ (Currency Exchange) حاصل کیا جاتا، اور اسے ملکی ترقی اور معیشت کی بہتری کے لیے استعمال کیا جاتا!!

دیگر اسلامی ممالک کو بلا سُود قرض دیتے، اُن کے ساتھ برادرانہ اور نرم شرائط پر تجارتی اور دفاعی مُعاہدے کیے جاتے، اپنی اپنی پیداوار کا آپس میں تبادلہ کرتے؛ تاکہ وہ بھی ترقی کرسکیں! لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے

حکمران سُودی مُعاملات کے ان نقصانات، اور اس سے بچنے کے فوائد سمجھنے سے قاصر ہیں، یا شاید پھر وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے!!!

مُعاشی پسماندگی سے نکلنے کی تدبیر

سُودی لین دَین کے باعث عالَمِ اسلام جس شدید مُعاشی پسماندگی اور بدحالی کا شکار ہے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مسلمانوں کو اس سے نکلنے کی تدبیرِ فلاح و نَجات و اصلاح کے چند بنیادی اُصول بیان فرمائے ہیں، مسلمانانِ عالَم کی بالعموم اور ہندوستانی مسلمانوں کی بالخصوص رہنمائی کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تحریر فرمایا کہ "(مسلمان) اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے؛ کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت (پیشہ) وتجارت کو ترقی دیتے؛ کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے، یہ نہ ہوتا کہ یورپ وامریکہ (Europe And America) والے چھٹانک بھر تانبا (Copper) کچھ صناعی کی گڑھنت کرکے گھڑی وغیرہ نام رکھ کر آپ کو دے جائیں، اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی (Silver) آپ سے لے جائیں!۔

تونگر (مالدار) مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے بینک کھولتے، سُود شرع نے حرام قطعی فرمایا ہے، مگر دیگر سو ۱۰۰ طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں، جن کا بیان کتبِ فقہ میں مفصَّل ہے، ان جائز طریقوں پر نفع بھی لیتے؛ کہ انہیں بھی فائدہ پہنچتا اور ان کے بھائیوں کی بھی حاجت بَر آتی، اور آئے دن جو مسلمانوں کی جائدادیں (ہندو) بنیوں کی نذر ہوئی چلی جاتی ہیں، ان سے بھی محفوظ رہتے! اگر مدیونی (قرضہ لینے والے) کی جائداد ہی لی جاتی، مسلمان ہی کے پاس رہتی، یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان ننگے اور بنیے چنگے "[1]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب السیر، رسالہ "تدبیرِ فلاح و نَجات واِصلاح" ۱۱/۶۰۱، ملتقطاً۔

واقعی اگر آج بھی ان اُصول پر ہم کاربند ہو جائیں تو کچھ بعید نہیں کہ کامیابی، کامرانی اور خوشحالی ہمارے قدم چُومے!!۔

اسلامی طریقۂ کار کے مطابق تجارت سُودی نظام کا متبادِل ہے

اسلامی طریقۂ کار کے مطابق تجارت، سُودی نظام کا بہترین متبادِل ہے، اور حضور نبئ کریم ﷺ نے عملی طَور پر ہمیں اس کی تعلیم بھی دی ہے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ "حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبئ کریم ﷺ کے پاس برنی کھجور لائے، تو آقا کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: «مِنْ أَيْنَ هَذَا؟» "یہ تم نے کہاں سے لیں؟" حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے پاس کم قیمت چھوہارے تھے، ہم نے اس کے دو ۲ صاع کے بدلے اِن کا ایک صاع خریدا، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا! لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ»[1] "اُف! یہ تو خاص رِبا (Interest) ہے، یہ تو خاص سُود ہے! ایسا نہ کرو! مگر جب انہیں خریدنا چاہو تو اپنے چھوہاروں کو کسی اَور چیز سے بیچ کر اُس شَے کے بدلے انہیں خرید لو!"۔ اس حدیثِ مبارک میں سُود سے بچ کر خرید وفروخت کا ایک جائز طریقہ بتایا گیا ہے۔

آن لائن کاروبار کے نام پر سُودی لین دَین

مَوجودہ دَور میں متعدّد ایسی کمپنیاں موجود ہیں جو آن لائن کاروبار کے نام پر سُودی لین دَین کر رہی ہیں، یا اُن کا طریقۂ کار سُود سے مشابہ ہے، ان میں سے بیشتر کمپنیاں جعلی (Fake) اور کاغذوں کی حد تک محدود ہیں، ان کا وُجود عملی طَور پر کہیں نظر نہیں آتا، یہ چند ماہ تک لوگوں کو نفع کے نام پر کچھ رقم دے کر ان کے لالچ میں

---

(۱) انظر: "صحيح البخاري" كتاب الوكالة، ر: ۲۳۱۲، صـ۳۰۰ ٦٥٠.

اضافہ کرتے ہیں، انہیں مزید انویسٹمنٹ (Investment) کی ترغیب دلاتے ہیں، پھر کچھ عرصہ کے بعد اکاؤنٹ (Account) اور موبائل نمبر (Mobile Number) وغیرہ بلاک (Block) کرکے، لوگوں کے ساتھ جعل سازی اور فراڈ کرکے بھاگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہیں، اور دوسروں کو بھی ان کے شر اور فراڈ سے آگاہ کریں!۔

سُود خوری کے دینی و دُنیوی نقصانات

سُود خوری کے متعدّد دینی و دُنیوی نقصانات ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) سُود خوری اللہ و رسول سے بغاوَت اور لڑائی کے مترادِف ہے۔

(۲) سُود خور صدقہ و خیرات، نیکی، رحمدلی اور ہمدردی کے جذبات سے عاری ہوجاتا ہے، اور ہر مُعاملے میں صرف اپنے دُنیوی نفع کے بارے میں سوچتا ہے۔

(۳) سُود ایک ایسی لعنت ہے جس سے حرص ولالچ، خود غرضی، اور مفاد پرستی جیسی اَخلاقی قباحتیں جنم لیتی ہیں۔

(۴) سُود خور کی مُعاشرے میں کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔

(۵) سُود کے طَور پر لیا ہوا مال جس چیز میں شامل ہوجائے وہ چیز ضائع ہو جاتی ہے۔

(۶) جو لوگ سُود خور کے ہاتھوں مُعاشی پریشانیوں کا شکار ہوئے، اور اُن کا کاروبار تباہ ہوا، وہ سُود خور پر لعنت بھیجتے اور خوب بددعائیں دیتے ہیں۔

(۷) سُود سے مال میں برکت ختم ہوجاتی ہے، اور سُود خور بالآخر تنگدستی کا شکار ہوجاتا ہے۔

(۸) سُودی کاروبار کرنے والے کا امن وسُکون ختم ہو جاتا ہے، اور لوگوں کے دِلوں میں اس کے خلاف کینہ اور دشمنی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۹) سُود کے طَور پر وُصول کیے ہوئے مال میں برکت نہیں ہوتی، اور ایک نہ ایک دن وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔

(۱۰) سُود کے باعث بعض مقروض لوگ خودکشی کر لیتے ہیں، اور یوں ہنستے بستے گھر اُجڑ جاتے ہیں۔

(۱۱) سُودی لین دَین سے باہمی محبت اور مروّت ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۲) سُود کے باعث لوگ سُود خور کو بُرا جانتے،اسے فاسق وفاجر کہتے ہیں۔

(۱۳) سُود کی وجہ سے تجارت بند ہونے کا اندیشہ ہے؛ کیونکہ جب سود خور کو بنا محنت اور خوف وخطر کے گھر بیٹھے نفع ملے گا، تو وہ تجارت کیوں کرے گا؟ اور اس میں ہونے والے ممکنہ نقصانات کا خطرہ کیوں مول لے گا؟!

(۱۴) سُودی لین دَین کے باعث مُعاشرے میں غربت بڑھتی ہے، اور متوسط (درمیانے) طبقے کے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۵) اپنا کاروبار بڑھانے کے چکر میں تاجر حضرات سُودی قرض لیتے ہیں، اور پھر بَر وقت ادائیگی نہ کرنے، اور کاروبار میں نقصان ہو جانے کے سبب دیوالیہ (Bankrupt) ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ سودی لین دَین سے گریز کرتے، اور اپنے پاس موجود وسائل کے مطابق کام کرتے، تو شاید دیوالیہ ہونے سے بچ جاتے!۔

سودی لین دَین کے بعض اسباب

سُودی لین دَین کے متعدّد اسباب ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

دنیاوی مال ودَولت کی حرص ولالچ

(۱) سُود خوری کا ایک بڑا سبب دنیاوی مال ودَولت کی حرص ولالچ بھی ہے، سُود خور دن رات بنا محنت ومشقّت کے زیادہ سے زیادہ مال کمانے کے چکر میں رہتا ہے، اپنا سُودی کاروبار بڑھانے، اور مجبور لوگوں کو اپنے دامِ فریب میں پھنسانے کی نِت نئی ترکیبیں سوچتا رہتا ہے! جبکہ حرص ولالچ جیسی مذموم صفات کسی طَور پر ایک مسلمان کی شایانِ شان نہیں، اور قرآنِ کریم میں بھی بندۂ مؤمن کو حرص ولالچ سے منع کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ أَبْقٰى﴾[۱] "اے سننے والے! اپنی آنکھیں نہ پھیلا (یعنی للچائی نگاہوں سے) اُس دنیاوی آسائش وآرام کی طرف، جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے؛ کہ ہم انہیں اِس کے سبب فتنہ میں ڈالیں گے، اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور دیرپا ہے"۔

نیز مال ودَولت کی بے جا اور غیر ضروری چاہت اور حرص ولالچ، آخرت سے غفلت اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾[۲] "(اِطاعتِ الٰہی سے) تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی (حرص ولالچ) نے، یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا (یعنی موت کے وقت تک تمہاری یہ ہَوس پوری نہ ہوئی)، ہاں ہاں (موت کے وقت اپنے نتیجۂ بد کو)

---

(۱) پ ۱٦، طه: ۱۳۱.

(۲) پ ۳۰، التکاثُر: ۱-۸.

جلد جان جاؤ گے ! پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے (قبروں میں)، ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے (اور حرص ولالچ میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے)، یقیناً (تم مرنے کے بعد) ضرور جہنّم کو دیکھو گے ! پھر بے شک ضرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے، پھر یقیناً ضرور اُس دن تم سے (دنیا میں عطا کی گئی) نعمتوں کے بارے میں پُرسش (پُوچھ گچھ) ہوگی !"۔

فُضول خرچي اور اِسراف

(۲) سُودی قرض لینے کی ایک بڑی وجہ فُضول خرچي اور اِسراف بھی ہوتی ہے، بالخصوص شادی بیاہ کی تقریبات میں لوگ اپنے غُرور، تکبُر اور تفاخُر کو برقرار رکھنے، اور فضول رسم ورَواج کی پابندی کے چکر میں خُوب فضول خرچي کرتے ہیں، اپنی استطاعت سے بڑھ کر اہتمام کی کوشش کرتے ہیں، اور اس چکر میں بھاری شرح سُود پر قرض لینے سے بھی گریز نہیں کرتے !۔

یاد رکھیے ! فُضول خرچي اور اِسراف حرام وگناہ ہے، اور اسلامی تعلیمات میں اس کی سخت ممانعت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾[1] "فضول (یعنی ناجائز کام میں پیسہ) نہ اُڑا، یقیناً اُڑانے والے (فضول خرچ کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں (کہ ان کی راہ چلتے ہیں)"۔

ایک اَور مقام پر فرمایا: ﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[2] "بے جا خرچ مت کرو، یقیناً بے جا خرچنے والے اللہ تعالی کو پسند نہیں !"۔

---

(۱) پ۱۵، بني إسرائيل: ۲۶، ۲۷.

(۲) پ۸، الأنعام: ۱٤۱.

علمِ دین سے دُوری

(۳) بسااَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص سود سے بچنا چاہتا ہے، لیکن علمِ دینی سے دُوری اور مکمل معلومات نہ ہونے کے سبب، انسان سودی لین دَین میں مبتلا ہو جاتا ہے، مثال کے طَور پر آجکل متعدّد ایسی لون اپلی کیشنز (Loan Applications) موجود ہیں جو لوگوں کو فَوری قرض فراہم کرتی ہیں، اس پر سروَس چارجز (Service Charges) کے نام پر اضافی رقم وُصول کرتی ہیں۔ اسی طرح بعض کمپنیاں اپنے اکاؤنٹ ہولڈرز (Account Holder) کو اپنے اکاؤنٹ (Account) میں ایک مخصوص رقم رکھنے کی ترغیب دیتی ہیں، اور بدلے میں انہیں فری منٹس (Free Minutes) یا رقم کا لالچ دیتی ہیں، یہ سُود کی ہی ایک جدید شکل ہے، اس سے بچنا بھی مسلمان پر لازم ہے! لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اچھے خاصے مذہبی شہرت کے حامل لوگ بھی، مکمل دینی معلومات نہ ہونے کے باعث ان کمپنیوں کے دامِ فریب میں آجاتے ہیں۔

کاروبار میں اضافے لالچ

(۴) سُودی قرض لینے کی ایک وجہ کاروبار میں اِضافے کا لالچ بھی ہے، تاجر اور دکاندار حضرات اپنے چلتے ہوئے کاروبار میں مزید اضافہ وترقی کے لیے بھی سُودی قرض لیتے ہیں، ایسا کرنا کسی طَور پر دُرست نہیں، بحیثیت مسلمان ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالی جو رزقِ حلال عطا فرما رہا ہے، اُس پر شکرِ الٰہی بجا لائیں، اور قناعت کا وصف اپنائیں؛ کیونکہ جتنا رزق ہمارے مقدّر میں ہے وہ ہمیں مل کر رہے گا۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾[1] "زمین پر چلنے والی ہر چیز کا رِزق اللہ تعالی کے ذمّۂ کرم پر ہے"۔

---

(۱) پ۱۲، هود: ٦.

حضور نبیٔ کریم ﷺ حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس سے گزرے تو انہیں غمگین پایا، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «لَا تُكْثِرْ هَمَّكَ، مَا يُقَدَّرْ يَكُنْ، وَمَا تُرْزَقْ يَأْتِكَ»[1] "زیادہ غمگین نہ ہو، جو مقدَّر میں ہے وہ ہو کر رہے گا، اور جو رِزق لکھا ہے وہ مل کر رہے گا"۔

مگر اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ اپنے طرزِ زندگی کو بہتر بنانے اور کاروبار میں اِضافہ کرنے کے لیے انسان کوشش ہی نہ کرے، بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ جائز طریقے سے اپنے مُعاملات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا رہے، حرام سے بچے، اور سُودی قرض لینے سے مکمل طَور پر اجتناب کرے، نیز اپنی چادر میں رہتے ہوئے، اطمینان، سُکون اور توکُّل کے ساتھ، باوقار انداز میں اپنی کوشش جاری رکھے!!۔

خلاصۂ کلام

سُود لینا دینا حرام اور سخت گناہ ہے، سُود لینے والا عارضی طَور پر نفع تو حاصل کر لیتا ہے، مگر اپنی دنیا وآخرت دونوں کو تباہ کر لیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ اس کبیرہ گناہ سے بچ کر رہیں، مشکل سے مشکل حالات میں اس گناہ کا اِرتکاب نہ کریں؛ کیونکہ جو رزق ہمارے مقدَّر میں ہے وہ ہمیں مل کر ہی رہے گا، اور جو چیز ہماری قسمت میں نہیں، وہ ساری دنیا کے وسائل دستیاب ہونے کے باوُجود ہم حاصل نہیں کر سکتے!۔

جو لوگ اس کبیرہ گناہ کا اِرتکاب کر چکے ہیں، ان پر لازم ہے کہ سچی توبہ کریں، اپنے فعلِ بد پر نادِم ہوں، اور سود کے طَور پر جس سے جتنا مال لیا اُسے واپس کریں، اور اس وجہ سے مقروض کو جو تکلیف پہنچی اُس پر معافی مانگے، کہ سچی توبہ کا یہی

---

(١) "شُعب الإيمان" بابُ التوكُل والتسليم، ر: ١١٨٨، ٢/ ٥٣٥.

تقاضا ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "سُود سے تَوبہ کے یہی معنی ہیں، کہ جس قدر سود لیا واپس دے، اور اللہ عزّوجلّ سے آئندہ کے لیے سچے دل سے نادِم ہو کر (دوبارہ سُود نہ لینے کا) عہد کرے، جو ایسا کرے گا اس کی تَوبہ بے شک قبول ہوگی ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ﴾[1] اور وہ سود کے گناہ سے پاک ہو جائے گا «التائبُ من الذنب، كمَن لا ذنبَ له»[2] "گناہ سے تَوبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں"[3]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سُودی لین دَین سے بچا، رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما، جائز کاروبار اور محنت مزدوری کی سعادت نصیب فرما، اسلامی تعلیمات کے مطابق تجارت کی سوچ عنایت فرما، دُنیوی مال ودَولت کی حرص ولالچ سے بچا، قناعت کے وصف سے متّصف فرما، اور نمود ونمائش اور تفاخُر کے شیطانی چکر سے بچا، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) پ۲۵، الشُورى: ۲۵.

(۲) انظر: "سنن ابن ماجه" أبواب الزهد، باب ذكر التوبة، ر: ٤٢٥٠، ٢/ ١١٤٥.

(۳) "فتاوی رضویہ" "کتاب البیوع، باب الرِبا، بغیر سخت مجبوری کے جسے شرع بھی مجبور کہے، سُودی قرض لینا حرام ہے، ۱۲/ ۵۶۵۔